# پندرہ شعبان (شب برات)
# کی روایات کا تحقیقی جائزہ

تالیف
ابو محمد خرم شہزاد

مکتبۃ التحقیق والتخریج

# فہرست مضامین

نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان ..... 4
پہلی حدیث:.....سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو (گھر میں) نہ پایا۔ میں آپ کی تلاش میں نکلی تو دیکھا کہ آپ بقیع میں ہیں اور آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا ہوا ہے ..... 6
دوسری حدیث:.....سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نصف (پندرہ) شعبان کی رات آئے تو اس رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو، اس رات اللہ تعالیٰ سورج کے غروب ہوتے ہی پہلے آسمان پر نزول فرما لیتا ہے ..... 8
تیسری حدیث:.....سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات اپنی مخلوق کی طرف جھانکتے ہیں پھر شرک کرنے والے اور بغض رکھنے والے کے سوا اپنی تمام مخلوقات کو بخش دیتے ہیں ..... 11
چوتھی حدیث: سیدنا ابو ثعلبۃ الخشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات اپنی مخلوق کی طرف جھانکتے ہیں، پس تمام مسلمانوں کو بخش دیتے ہیں اور کافروں کو ڈھیل دیتے ہیں..... 14
پانچویں حدیث:.....سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور تمام مخلوق کو بخش دیتے ہیں، سوائے مشرک اور کینہ پرور شخص کے ..... 18
چھٹی حدیث:.....سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ

تعالیٰ نصف شعبان کی رات آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور تمام مخلوق کو بخش دیتے ہیں، سوائے مشرک اور کینہ پرور شخص کے ..... 22

ساتویں حدیث:.....سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات اپنی مخلوق کی طرف جھانکتے ہیں، پس تمام مخلوق کو بخش دیتے ہیں..... 26

آٹھویں حدیث:.....سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو اپنے تمام بندوں کو بخش دیتا ہے، سوائے مشرک اور کینہ پرور شخص کے ..... 30

نویں حدیث:..... سیدنا عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات ہوتی ہے تو اعلان ہوتا ہے، کیا ہے کوئی بخشش مانگنے والا میں اس کو بخش دوں ..... 33

دسویں حدیث:.....سیدنا ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے ..... 34

گیارہویں حدیث:.....سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لمبی حدیث کا آخری ٹکڑا) اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور اپنے تمام بندوں کو بخش دیتا ہے، سوائے مشرک اور کینہ پرور شخص کے ..... 36

☆.....☆.....☆

# پندرہ شعبان (شب برات) کی روایات کا تحقیقی جائزہ

## نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نصف شعبان ہو جائے، تو روزے نہ رکھو، جب تک کہ رمضان نہ آ جائے۔

(مصنف عبدالرزاق : 4\ 161 ، ح 7335 ، و مصنف ابن ابی شیبة : 3\ 21 ، ح 9119 ، و مسند احمد : 2\ 442 ، ح 9707 ، و السنن الدارمی : 1781 ، و سنن ابی داود : 2337 ، و سنن ترمذی : 738 ، و سنن ابن ماجه : 1651 ، و السنن الکبری للنسائی : 2923 ، و صحیح ابنعیسوية : 143 ، و صحیح ابن حبان : 3589 ' 3591 ، و مسند ابی عوانة : 2709 ' 2710 ' 2711 ' 2712 ، و شرح معانی الاثار للطحاوی : 3073 ، و کتاب الضعفاء الکبیر للعقیلی : 3\ 354 ، و ابن الاعرابی فی المعجم : 1198 ، و ابو بکر الشافعی فی الفوائد الغیلانیات : 601 ، و المعجم الاوسط الطبرانی : 1936 ' 6863 ، و مسند الشامین للطبرانی : 1827 ، و الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی : 1\ 61 ، 4\ 113 ، و الافراد للدارقطنی : 5\ 218 ، و ابن ابی الصقر فی مشیخته : 12 ، و السنن الکبری للبیهقی : 4\ 209 ، و معرفة السنن للبیهقی : 3\ 353 ، و شرح السنة البغوی : 6\ 238 ، ح 1721 ، و اسناده ضعیف )

**تنبیہ نمبر 1**:.....درج بالا حدیث کی سند میں العلا بن عبدالرحمٰن بن یعقوب راوی اگرچہ ثقہ وصدوق ہے لیکن اس کی یہ حدیث منکر (ضعیف) ہے وضاحت پیش خدمت ہے۔

**تنبیہ نمبر 2**:.....امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: فانکرہ ، وقال سالت (عبدالرحمن) ابن مهدی عنه فلم یحدثنی به ، وکان یتوقاة ۔ ثم قال ابو عبدالله : هذا خلاف الاحادیث التی رویت عن النبی ﷺ ۔

(العلل و معرفة الرجال : 278)

**تنبیہ نمبر 3**:.....امام ابوزرعۃ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث منکر (ضعیف) ہے۔

(کتاب الضعفاء لابی زرعة الرازی : 143)

**تنبیہ نمبر 4**:.....امام عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ اس حدیث کو بیان نہیں کرتے تھے۔ (سنن ابی داود : تحت الحدیث ، 2337)

**تنبیہ نمبر 5**:..... یہ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور سنن نسائی کی احادیث کے خلاف بھی ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نمبر 1:.....سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم رمضان کو مقدم نہ کرو ایک دن یا دو دن پہلے روزہ رکھنے سے (رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو) ہاں اگر کوئی شخص روزہ رکھتا ہو تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

(صحیح بخاری : 1914 ، صحیح مسلم : 2485)

حدیث نمبر 2:.....سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نفل روزہ رکھنے لگتے تو ہم کہتے کہ اب آپ ﷺ روزہ رکھنا چھوڑیں گے ہی نہیں، اور جب روزہ چھوڑ دیتے تو ہم کہتے کہ اب آپ ﷺ روزہ رکھیں گے ہی نہیں، میں نے رمضان کو چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ کو کبھی پورے مہینے کا نفلی روزے رکھتے نہیں دیکھا اور جتنے روزے نبی ﷺ شعبان میں

رکھتے تھے، میں نے کسی مہینہ میں اس سے زیادہ روزے رکھتے آپ ﷺ کو نہیں دیکھا۔

( صحیح بخاری : حدیث نمبر ، 1969 )

حدیث نمبر 3:.....سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھ سے یا کسی آدمی سے پوچھا، فلاں ! کیا تم نے شعبان کے آخر کے روزے نہیں رکھے؟ اس نے عرض کیا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم (رمضان کے) روزے رکھنا چھوڑ دو تو پھر دو دن کے روزے رکھ لینا۔ ( صحیح بخاری : 1983 ، و صحیح مسلم : 1161 )

حدیث نمبر 4:.....سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! جتنا میں آپ ﷺ کو شعبان کے مہینے میں روزے رکھتے ہوئے دیکھتا ہوں اتنا کسی اور مہینے میں نہیں دیکھتا، نبی ﷺ نے فرمایا: رجب اور رمضان کے درمیان یہ (شعبان) ایسا مہینہ ہے، جس سے لوگ غفلت برتتے ہیں، یہ (شعبان) ایسا مہینہ ہے، جس میں آدمی کے اعمال رب العالمین کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں، تو میں چاہتا ہوں کہ جب میرا عمل پیش ہو تو میں روزہ سے ہوں۔

( السنن النسائی : حدیث نمبر ، 2378 ، و اسناده حسن )

پہلی حدیث:.....سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو (گھر میں) نہ پایا۔ میں آپ کی تلاش میں نکلی تو دیکھا کہ آپ بقیع میں ہیں اور آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا ہوا ہے۔ (جب مجھے دیکھا تو) فرمایا: عائشہ! کیا تجھے یہ ڈر تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کریں گے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: میں نے عرض کیا: مجھے یہ خوف تو نہیں تھا لیکن میں نے سوچا (شاید) آپ اپنی کسی (اور) زوجہ محترمہ کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کو آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور بنوکلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ (لوگوں) کو معاف فرما دیتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبة : 10\ 437 ، ح : 30478 ، و مسند احمد : 6\ 238

، ح : 26060 ، و مسند اسحاق بن راهوية للحنظلی : 850 ، و مسند عبد بن حمید : 1\ 338 ، المكة للفاكهی : 5\ 26 ، ح : 1775 ، سنن ترمذی : 739 ، و سنن ابن ماجه : 1389 ، و فضائل رمضان لابن ابی الدنیا : 1\ 28 ، ح : 4 ، و النزول للدارقطنی : 1\ 69' 70 ، ح : 89' 90 ، و شعب الایمان للبیهقی : 3\ 379 ، ح : 3824' 3826 ، و فضائل الاوقات للبیهقی : 1\ 130 ، ح : 28 ، و مستخرج الطوسی علی ترمذی : 3\ 387 ، ح : 684 ، و مشیخة ابی طاهر ابن ابی الصقر : 1\ 76 ، ح: 9 ، العلل المتناهية لابن الجوزی : 2\ 66 ، ح : 915 ، و اخلاق النبی لابی الشیخ الاصبهانی : 2\ 12 ، ح : 461 ، و الابانة الكبرى لابن بطة : 6\ 196 ، ح : 2566 ، و شرح السنة البغوی : 4\ 126 ، ح : 992 ، و شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة للالكائی : 2\ 246 ، ح : 591 ، و اسناده ضعيف )

درج بالا حدیث مندرجہ ذیل وجوہات کی وجہ سے سخت ضعیف ہے ۔۔

نمبر 1:..... حجاج بن ارطاۃ ، ابو ارطاۃ النخعی ، الکوفی راوی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف، متروک اور مدلس ہے ۔۔اور "عن" سے روایت کر رہا ہے کسی کتاب میں سماع کی صراحت نہیں مزید یہ کہ حجاج بن ارطاۃ کا یحییٰ بن ابی کثیر سے سماع ثابت نہیں ہے ۔

( سنن ترمذی : تحت الحدیث : 739 )

اختصار کے پیش نظر راوی حجاج بن ارطاۃ پر محدثین کی جرح ملاحظہ فرمائیں : ( 1 ) : امام احمد بن حنبل نے فرمایا: حجاج بن ارطاۃ مدلس ہے ۔(العلل و معرفة الرجال لاحمد : 2\ 264 ) ( 2 ) : امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے اور اس کی حدیث قابل حجت نہیں ہے ۔ (السنن الصغری للنسائی : 8\ 92 ) ( 3 ) : امام زائدہ، حجاج سے روایت نہیں کرتے تھے ، انہوں نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا ۔ ( 4 ) : امام یحییٰ بن سعید القطان ، حجاج بن

ارطاۃ سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے ۔ ( 5 ) : امام احمد بن حنبل نے فرمایا : حجاج مضطرب الحدیث ہے، اوران لوگوں سے روایت کرتا ہے، جن سے اس کی ملاقات نہیں ہوئی اور وہ ضعیف ہے۔ ( 6 ) : امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: حجاج کی حدیث قابل حجت نہیں ہے۔ ( 7 ) : امام ابو حاتم نے فرمایا : صدوق ہے اور ضعیف راویوں سے تدلیس کرتا تھا، اس کی حدیث لکھی جائے ۔ ( متابعات میں ) ( 8 ) : امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا : صدوق، مدلس ہے۔ ( الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : 3\168 ، 169 ، ان تمام اقوال کی سندیں صحیح ہیں ۔ ) ( 9 ) : امام عقیلی نے حجاج کا ذکر ''ضعفاء'' میں کرنے کے بعد فرمایا : امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا کہ حجاج بن ارطاۃ کی حدیث قابل حجت ہے، تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ ( الضعفاء الکبیر للعقیلی : 2\101 ) ( 10 ) : امام المحدثین امام بخاری نے حجاج کا ذکر ''ضعفاء'' میں کرنے کے بعد فرمایا : امام عبداللہ بن مبارک نے فرمایا : حجاج مدلس تھا۔ ( کتاب الضعفاء للبخاری : 75 ) ( 11 ) : امام ابن حبان نے حجاج کا ذکر ''ضعفاء'' میں کرنے کے بعد فرمایا : ( 12 ) : امام عبداللہ بن مبارک اور امام یحییٰ سعید القطان اور عبدالرحمٰن بن مہدی اور امام یحییٰ بن معین اور امام احمد بن حنبل نے حجاج بن ارطاۃ کو چھوڑ دیا تھا۔۔ ( کتاب المجروحین لابن حبان : 1\269 ) ( 13 ) : امام دارقطنی نے فرمایا : حجاج کی حدیث قابل حجت نہیں، ضعیف ہے اور حافظ نہیں ہے۔ ( السنن الدارقطنی : 1\79 ، 2\207 ) وغیرہ

نمبر 2:..... یحییٰ بن ابی کثیر راوی مدلس ہے ۔ ( تاریخ یحییٰ بن معین : 2/ 163 ، ت 3983 ) اور ''عن'' سے روایت کر رہا ہے کسی کتاب میں سماع کی صراحت نہیں مزید یہ کہ یحییٰ بن ابی کثیر کا عروہ بن زبیر سے سماع ثابت نہیں ۔ ( سنن ترمذی : تحت الحدیث : 739 )

نمبر 3:.....امام المحدثین امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا : یہ حدیث ضعیف ہے۔

( سنن ترمذی : تحت الحدیث 739 )

دوسری حدیث:..... سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: جب نصف (پندرہ) شعبان کی رات آئے تو اس رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو، اس رات اللہ تعالیٰ سورج کے غروب ہوتے ہی پہلے آسمان پر نزول فرما لیتا ہے اور صبح صادق طلوع ہونے تک کہتا رہتا ہے: کیا کوئی مجھ سے بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اسے معاف کر دوں؟ کیا کوئی رزق طلب کرنے والا ہے کہ اسے رزق دوں؟ کیا کوئی (کسی بیماری یا مصیبت میں) مبتلا ہے کہ میں اسے عافیت عطا فرما دوں؟

(سنن ابن ماجة : 1388 ، و اخبار مكة للفاكهى : 1773 ، و شعب الايمان للبيهقى : 3\ 378 ، ح : 3822 ، و فضائل الاوقات للبيهقى : 1\ 126 ، و تهذيب الكمال للمزى : 33\ 107 ، و اسناده موضوع)

درج بالا حدیث مندرجہ ذیل وجوہات کی وجہ سے موضوع (جھوٹی) ہے۔

نمبر: 1 ابوبکر بن عبداللہ بن محمد بن ابی سبرۃ القرشی العامری المدنی راوی متروک الحدیث، منکرالحدیث، کذاب اور جھوٹی حدیثیں گھڑتا تھا۔ مختصراً وضاحت پیش خدمت ہے:

(1): امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں۔ (تاریخ یحییٰ بن معین: 1\ 116) (2): امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: یہ منکرالحدیث ہے۔ (التاریخ الصغیر للبخاری: 2\ 169) (3): امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں ہے اور من گھڑت حدیثیں روایت کرتا تھا اور کذاب ہے۔ (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: 9\ 197) (4): امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ (الضعفاء والمتروکین للنسائی: صفحہ، 308) (5): امام ابن حبان نے فرمایا: وہ ثقہ راویوں کے نام سے من گھڑت حدیثیں روایت کرتا تھا اس سے حدیث لکھنا اور حجت پکڑنا کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔ (کتاب المجروحین لابن حبان: 3\ 147)

**نوٹ**: .....اس راوی پر مفصل جرح پڑھنے کے لیے راقم کی کتاب "الضعفاء والمتروکین: صفحہ، 115، 116" کا مطالعہ کریں۔

نمبر: 2.....ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ المدنی راوی بھی متروک الحدیث ،،منکر الحدیث اور کذاب ہے۔مختصراً وضاحت پیش خدمت ہے: (1): امام علی بن مدینی نے فرمایا: ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ راوی کذاب اور قدری تھا۔(سوالات محمد بن عثمان بن ابی شیبة لابن المدینی : صفحه ، 124 ) (2): امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے ، وہ ثقہ نہیں، کذاب ہے۔( سوالات ابن الجنید لیحیی بن معین : صفحه ، 22 ، و تاریخ یحییٰ بن معین : 1\ 74 ، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : 2\ 73 ) (3): امام یحییٰ بن سعید القطان نے فرمایا: ابراہیم جھوٹا ہے، (4): امام عبداللہ بن مبارک اور محدثین نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔( التاریخ الاوسط للبخاری : 2\ 185 ) (5): امام مالک نے فرمایا: وہ حدیث میں ثقہ نہیں اور دین میں بھی ثقہ نہیں ہے۔( الضعفاء الکبیر للعقیلی : 1\ 218 ) (6): امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے ، محدثین نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے وہ منکر حدیثیں روایت کرتا تھا، جس کی کوئی اصل نہیں ، ( 7 ): امام ابوحاتم رازی نے فرمایا: وہ کذاب اور متروک الحدیث ہے اور امام ابن المبارک نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا۔ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : 2\ 73 ) (8): امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: ابراہیم بن محمد متروک الحدیث ہے۔( المعرفة و التاریخ للفسوی : 3\ 210 )

**نوٹ**: .....اس راوی پر مفصل جرح پڑھنے کے لیے راقم کی کتاب "الضعفاء والمتروکین :صفحہ، 97 تا 99 '' کا مطالعہ کریں۔

نمبر: 3.....ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ المدنی راوی مدلس بھی ہے۔( الضعفاء الکبیر للعقیلی : 1\ 218 ، و الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین : صفحه ، 148) اور یہ ''عن'' سے روایت کر رہا ہے، سماع کی صراحت نہیں ہے۔ واللہ اعلم

**تنبیہ نمبر1**: ..... ویسے بھی اللہ تعالیٰ تو ہر رات آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں،

جیسا کہ صحیح حدیث آگے آرہی ہے، لہٰذا اسے صرف پندرہ شعبان کی رات کے متعلق من گھڑت احادیث کے ساتھ خاص کرنا، اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ مزید یہ کہ لفظ ''شب برات'' کا قرآن وسنت میں کوئی ثبوت نہیں ہے اور ویسے بھی ''شب'' لفظ فارسی کا ہے، دین میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے، اس کے بارے میں جو کچھ عوام الناس میں مشہور ہے وہ سب کچھ جھوٹے قصے، کہانیاں ہیں، جس کی دلائل کی دنیا میں کوئی حیثیت نہیں ہے۔

**تنبیہ نمبر 2**:.....سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر رات جب آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو ہمارا رب تبارک تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے، میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے عطا کروں اور کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اسے بخش دوں۔ (صحیح بخاری : 1145 ، و صحیح مسلم : 758 )

تیسری حدیث:.....سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات اپنی مخلوق کی طرف جھانکتے ہیں پھر شرک کرنے والے اور بغض رکھنے والے کے سوا اپنی تمام مخلوقات کو بخش دیتے ہیں۔

(کتاب السنة لابن ابی عاصم : 1\ 273 ، ح : 512 ، و صحیح ابن حبان : 6\ 592 ، ح : 5665 ، و المعجم الکبیر للطبرانی : 20\ 108 ، ح : 215 ، و المعجم الاوسط للطبرانی : 6\ 7 ، ح : 6776 ، و شعب الایمان للبیهقی : 5\ 271 ، ح : 6628 ، و شعب الایمان للبیهقی : 3\ 382 ، ح : 3833 ، و فضائل الاوقات للبیهقی : 1\ 119 ، ح : 22 ، و مسند الشامین للطبرانی : 1\ 128 ، ح : 203 ، و مسند الشامین للطبرانی : 4\ 365 ، ح : 3570 ، و النزول للدارقطنی : 1\ 158 ، ح : 77 ، و کتاب العلل للدارقطنی : 6\ 50 ، ح : 970 ، و ابوالحسن القزوینی فی الامالی : 4/ 2 ، و ابو محمد الجوهری فی المجلس السابع : 3/ 2

، و محمد بن سليمان الربعى فى جزء من حديثة : 1\217 " 218 ، و ابو القاسم الحسينى فى الامالى : 1\12 ، و حلية الاولياء لابى نعيم : 5\191 ، و تاريخ دمشق لابن عساكر : 38\235 ، و الحافظ عبدالغنى المقدسى فى الثالث و التسعين من تخريجه : 2\44 ، و ابن المحب فى صفات رب العالمين : 7/ 2 " 2\129 )

درج بالا حدیث مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر ثابت نہیں ہے ، وضاحت پیش خدمت ہے۔

نمبر 1:..... حدثنا هشام بن خالد ، ثنا ابو خليد عتبة بن حماد ، عن الاوزاعى و ابن ثوبان ، عن ابيه ، عن مكحول ، عن مالك بن يخامر ، عن معاذ بن جبل قال : قال رسول الله ﷺ ۔

امام ابن ابی حاتم نے اپنے والد امام ابو حاتم رازی سے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث کے متعلق پوچھا: امام ابو حاتم رازی نے فرمایا: یہ حدیث اس سند سے منکر ہے، اس سند سے روایت کرنے والے ابو خلید راوی منفرد ہے، میں نہیں جانتا کہ وہ اس سند کو کہاں سے لائے، میں (امام ابن ابی حاتم) نے کہا: ابو خلید کا حال کیسا ہے (یعنی یہ راوی کیسا ہے) امام ابو حاتم رازی نے فرمایا: شیخ ہے۔ (علل الحدیث لابن ابی حاتم : 2\469' 470 ، ح : 2012 ) امام ابو حاتم رازی کے قول سے معلوم ہوا کہ درج بالا حدیث بے اصل سند کی وجہ سے منکر ہے، یعنی اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے، اس طرح کی کئی مثالیں، امام ابن ابی حاتم کی کتاب علل الحدیث میں ملتی ہیں مزید یہ کہ منکر حدیث ہمیشہ منکر ہی رہتی ہے جیسا کہ اس حدیث کے شواہد کی حقیقت ان شاء اللہ آگے آئے گی۔ علاوہ ازیں منکر حدیث کے متعلق ایک قول بھی پیش خدمت ہے: علل و رجال کے ماہر امام احمد بن حنبل نے فرمایا: منکر حدیث ہمیشہ منکر ہی رہتی ہے۔ ( العلل و معرفة الرجال : صفحه ، 125 ، رقم : 287)

نمبر2:.....امام مکحول کی مالک بن یخامر راوی سے ملاقات ثابت نہیں۔

( السلسلة الصحيحة للالبانی : 3\ 135 ، ح : 1144 )

نمبر2:.....ابوخلید راوی کی توثیق سے قطع نظر اس سند میں ہشام بن خالد راوی مجہول ہے۔ کیونکہ امام ابو حاتم رازی کا اس راوی کو صدوق کہنا توثیق نہیں ہے جیسا کہ اس کے بارے میں امام ابن ابی حاتم نے وضاحت کی ہے۔( الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : 1\ 324 ) لہٰذا ہشام بن خالد راوی مجہول ہی ہے اور متساہل و متاخرین محدثین کی توثیق قابل حجت نہیں ہے، تفصیل کے لیے راقم کی کتاب ''اصول حدیث و اصول تخریج :صفحہ، 341 تا 366 اور 390 تا 416'' کا مطالعہ کریں۔

نمبر4:..... یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور ثابت نہیں ہے نیز اس حدیث کی سند میں اضطراب بھی ہے۔( اضطراب کی وضاحت ان شاء اللہ اگلی حدیث سیدنا ابوثعلبۃ الخشنی رضی اللہ عنہ والی روایت میں آئے گی۔ ) بہرحال اس حدیث کے غیر محفوظ ہونے کی وضاحت پیش خدمت ہے: امام دارقطنی کہتے ہیں: اس حدیث کو ہشام بن خالد، عن ابوخلید عتبۃ بن حماد، عن الاوزاعی، عن مکحول، ، وابن ثوبان، عن ابیہ، عن مکحول، عن مالک بن یخامر، عن معاذ بن جبل۔ اور اس کے خلاف، سلیمان بن احمد الواسطی ( راقم کہتا ہے :: سلیمان بن احمد الواسطی راوی کذاب، متروک ہے، اس کی وضاحت آگے آئے گی۔ان شاء اللہ )، عن ابی خلید ، عن ابن ثوبان ، عن ابیه ، عن ، خالد بن معدان ، عن کثیر بن مرة ، عن معاذ بن جبل ، کلاهما غیر محفوظ .....کی سند سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ دونوں سندیں غیر محفوظ ہیں .....اور یہ حدیث ( معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ والی ) ثابت ہی نہیں۔

( کتاب العلل للدارقطنی : 6\ 50 ، 51 ، ح : 970 )

سلیمان بن احمد الواسطی راوی پر جرح پیش خدمت ہے:

نمبر1:.....امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: فیہ نظر، یعنی یہ راوی متروک ہے۔

(التاریخ الکبیر للبخاری : 4\ 23 ، ت : 1757 )

نمبر2:.....امام ابن ابی حاتم نے فرمایا: سلیمان بن احمد راوی آخری عمر اختلاط کا شکار ہو گیا تھا، اور امام ابو حاتم رازی نے فرمایا: یہ شراب نوشی اور گانے بجانے کی طرف مائل ہو گیا تھا، تو اس کو ترک کر دیا۔ ( الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : 4\ 99 ، ت : 455 )

نمبر3:.....امام ابو علی صالح بن محمد البغدادی نے فرمایا: سلیمان بن احمد الواسطی راوی کذاب ہے۔ ( تاریخ بغداد للخطیب : 9\ 51 ، ت : 4629 )

نمبر4:.....امام الحافظ محمد بن الحسین نے فرمایا: سلیمان بن احمد الواسطی راوی متروک الحدیث ہے۔ ( تاریخ بغداد للخطیب : 9\ 51 ، ت : 4629 )

نمبر5:.....امام عبداللہ بن عدی نے فرمایا: سلیمان بن احمد کی احادیث میں تفردات اور غرائب ہیں، اور وہ میرے نزدیک احادیث چور تھا، یا اس پر احادیث مشتبہ ہو جاتی تھیں۔

(الکامل فی ضعفاء االرجال لابن عدی : 4\ 297 ، ت : 762 )

نمبر6:..... امام یحییٰ بن معین نے فرمایا : سلیمان بن احمد الواسطی کذاب ہے۔

(الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی : 2\ 14 ، ت : 1504 ، و میزان الاعتدال للذہبی : 2\ 194 ، ت : 3421 ) وغیرہ

چوتھی حدیث : سیدنا ابو ثعلبۃ الخشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات اپنی مخلوق کی طرف جھانکتے ہیں، پس تمام مسلمانوں کو بخش دیتے ہیں اور کافروں کو ڈھیل دیتے ہیں اور اہل بغض کو ان کے بغض میں ہی چھوڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس کو ترک کر دیں۔

(کتاب العرش لابن ابی شیبۃ : 1\ 47' 48 ، و المعجم الکبیر للطبرانی : 22\ 223 ، ح : 590 ، و کتاب العلل للدارقطنی : 6\ 323 ، ح : 1169 ، و

النزول للدارقطنی : 1\ 161 ، ح : 81 ، و شعب الایمان للبیهقی : 3\ 381 ، ح : 3832 ، و السنن الصغری للبیهقی : 1\ 434 ، ح : 1457 ، و فضائل الاوقات للبیهقی : 1\ 121 ، ح : 23 ، و مشیخة ابن ابی الصقر : 1\ 77 ، ح : 10 )

درج بالا حدیث مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر سخت ضعیف ہے، بلکہ غیر ثابت ہے، وضاحت پیش خدمت ہے:

**سند**:..... حدثنا المحاربی ، عن الاحوص بن سلیم ، عن المهاصر بن حبیب ، عن ، مکحول ، عن ابی ثعلبة الخشنی رضی اللہ عنہ ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم .

نمبر1:..... راوی المحاربی وہ عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی ہے ۔ یہ راوی مدلس ہے ۔ (کتاب العلل و معرفة الرجال لاحمد : 3\ 132 ، ت : 5597 ، و کتاب الضعفاء الکبیر للعقیلی : 3\ 436 ، ت : 953 ) یہ، عن، سے روایت کر رہا ہے، سماع کی صراحت نہیں ہے، اس کی متابعت اس کتاب ( کتاب العرش لابن ابی شیبة ) میں بشر بن عمارة نے کی ہے، لیکن بشر بن عمارة راوی ضعیف اور متروک ہے، ایک اور راوی عبداللہ بن عبدالصمد نے بھی متابعت (النزول للدارقطنی میں ) کی ہے، لیکن یہ راوی مجہول ہے، متاخرین و متساہلین کی توثیق قابل حجت نہیں ہے جیسا کہ ہم دوسری اور تیسری قسط میں بار ہا تنبیہ کر چکے ہیں ۔

نمبر2:..... احوص بن حکیم راوی منکر الحدیث ہے اور اس کی حدیث میں کوئی حیثیت نہیں ہے، مختصراً وضاحت پیش خدمت ہے : ( 1 ) : امام یحییٰ بن معین نے فرمایا : اس کی حدیث میں کوئی حیثیت نہیں، مزید فرمایا: یہ ثقہ اور قابل اعتماد نہیں ہے ۔ (سوالات ابن الجنید : صفحه ، 98 ، ت : 170 ، و من کلام ابی زکریا یحییٰ بن معین روایة ابی خالد الدقاق : صفحه ، 44 ، ت : 65 ) ( 2 ) : امام احمد بن حنبل نے فرمایا: احوص

بن حکیم راوی ضعیف ہے، اس کی حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ مزید فرمایا: احوص بن حکیم کی احادیث بیان نہ کی جائیں، کیونکہ یہ (مرسل یا موقوف) احادیث کو غلطی سے مرفوع بیان کرتا تھا۔ (مسائل الامام ابی عبدالله احمد بن حنبل روایة ابنه ابی الفضل صالح : صفحه ، 331 ، ت : 1186 ، و سوالات ابن هانی ء : 2159 ) (3): امام المحدثین امام بخاری کہتے ہیں کہ امام یحییٰ بن سعید القطان، احوص راوی سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ (التاریخ الکبیر للبخاری : 2\ صفحه ، 48 ، ت : 1680 ) (4): امام ابو حاتم رازی نے فرمایا: احوص بن حکیم راوی قوی نہیں ہے، یہ منکر الحدیث ہے۔ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : 2\ 255 ، ت : 1252 ) (5): امام دارقطنی نے فرمایا: احوص بن حکیم راوی منکر الحدیث ہے۔ (الضعفاء والمتروکون للدارقطنی : صفحه ، 157 ، ت : 122 ) (6): امام ابن حبان نے فرمایا: احوص مشہور راویوں سے منکر احادیث بیان کرتا ہے، امام یحییٰ بن سعید القطان وغیرہ نے اسے ترک کر دیا تھا۔

(کتاب المجروحین لابن حبان : 2\ 198 ، ت : 111 )

نمبر 3:.....مھاصر بن حبیب راوی، مجھول، ہے۔ امام ابو حاتم رازی کا اس کے بارے میں، لا باس بہ، کہنا توثیق نہیں ہے، جیسا کہ امام ابن ابی حاتم نے اس بات کی وضاحت کی ہے۔ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : 1\ 324 ) متساہل ومتاخرین کی توثیق قابل حجت نہیں ہے۔ جیسا کہ دوسری اور تیسری قسط میں وضاحت گزر چکی ہے۔

نمبر 4:.....امام مکحول کا سیدنا ابو ثعلبۃ الخشنی رضی اللہ عنہ سے سماع اور ملاقات ثابت نہیں ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے: (1): امام ابو حاتم رازی کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو مسہر سے پوچھا کہ کیا مکحول نے کسی صحابی سے سنا ہے، انہوں نے فرمایا: ہمارے نزدیک صرف سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سماع ہے۔ (کتاب المراسیل لابن ابی حاتم : صفحه ، 165 ، ت : 369 ، و تاریخ ابی زرعة الدمشقی : صفحه ، 137 ، ت : 624 ) (2):

امام المحدثین امام بخاری کہتے ہیں: مکحول کا (صرف) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ، وسیدنا ابا مرۃ الداری رضی اللہ عنہ، وسیدنا واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ عنہ، وسیدہ ام الدرداء رضی اللہ عنہا، سے سماع ہے۔ (التاریخ الکبیر للبخاری: 7\332، ت: 2008)

**تنبیہ**: .....(مکحول راوی کا ان چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ کسی اور صحابی سے سماع اور ملاقات ثابت نہیں ہے۔) الغرض ان سارے دلائل سے ثابت ہوا، یہ غیر ثابت شدہ روایت منقطع بھی ہے۔

نمبر5:.....اس حدیث میں اضطراب بھی ہے، وضاحت پیش خدمت ہے:

(1): اضطراب کی پہلی صورت: امام دارقطنی اس اضطراب کو ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں: عیسی بن یونس، عن الاحوص بن حکیم، عن حبیب بن صہیب، عن ابی ثعلبۃ رضی اللہ عنہ، اور اس کے خلاف، مخلد بن یزید، عن الاحوص بن حکیم، عن المھاصر بن حبیب، عن ابی ثعلبۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: (کتاب العلل للدارقطنی: 6\323، ح: 1169)

ضروری نوٹ:..... (راقم کہتا ہے:) اس حدیث میں اضطراب کے ساتھ، احوص بن حکیم راوی منکر الحدیث اور حبیب بن صہیب راوی کے علم الرجال میں حالات نہیں ملے۔ لگتا ہے یہ سند احوص بن حکیم نے خود ہی بنالی ہے۔

(2): اضطراب کی دوسری صورت: عن الاحوص بن حکیم، عن المھاصر بن حبیب، عن ابی ثعلبۃ رضی اللہ عنہ مرفوعاً۔ (المعجم الکبیر للطبرانی: 22\224، ح: 593، و کتاب السنۃ لابن ابی عاصم: 1\272، ح: 511، و معجم الصحابۃ لابن قانع: 1\160، و النزول للدارقطنی: 1\159، ح: 78، کتاب العلل للدارقطنی: 14\218، ح: 3573، و شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ للالکائی: 2\238، ح: 587)

ضروری نوٹ:.....(راقم کہتا ہے:) اس حدیث میں اضطراب کے ساتھ احوص راوی

منکرالحدیث ،اور مھاصر بن حبیب راوی مجہول ہے ۔ اور راقم کی تحقیق میں مھاصر بن حبیب راوی تبع تابعی ہے، لہٰذا اس کے اور صحابی کے درمیان دو واسطے حذف ہیں ۔

(3): اضطراب کی تیسری صورت :: عن الحجاج ،عن مکحول ،عن کثیر بن مرۃ ،قال: قال رسول اللہ ﷺ مرسلاً ۔( مصنف ابن ابی شیبۃ : 10\ 428 ، ح : 30479 ، و النزول للدارقطنی : 1\ 165 ، ح : 82 ، کتاب العلل للدارقطنی : 14\ 218 ، ح : 3573 ، و شعب الایمان للبیھقی : 3\ 381 ، ح : 3831 )

ضروری نوٹ :.....( راقم کہتا ہے: ) اس حدیث میں اضطراب کے ساتھ ، کثیر بن مرۃ راوی تابعی ہے اور حجاج بن ارطاۃ راوی مدلس اور ضعیف ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے جیسا کہ دوسری قسط میں وضاحت گزر چکی ہے ، نیز حجاج بن ارطاۃ اور مکحول کے درمیان انقطاع ہے، کیونکہ حجاج بن ارطاۃ کا مکحول راوی سے سماع ثابت نہیں ہے ۔ اور یہ روایت بھی مرسل ہے ۔( کتاب المراسیل لابن ابی حاتم : صفحہ ، 47 ، ت : 59 ، و جامع التحصیل فی احکام المراسیل : صفحہ ، 160 ، ت : 123 )

امام دارقطنی رحمہ اللہ کہتے ہیں : یہ ( سیدنا ابوثعلبۃ الخشنی رضی اللہ عنہ والی ) حدیث مضطرب ہونے کی بنا پر ثابت نہیں ہے ۔( کتاب العلل للدارقطنی : 6\ 323 ، ح : 1169 )

پانچویں حدیث :.....سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور تمام مخلوق کو بخش دیتے ہیں، سوائے مشرک اور کینہ پرور شخص کے ۔

( کتاب السنۃ لابن ابی عاصم : 1\ 222 ، ح : 509 ، و کتاب الرد علی الجھمیۃ للدارمی : صفحہ ، 81 ، ح : 136 ، و اخبار مکۃ للفاکھی : 3\ 66 ، ح : 1838 ، و مسند البزار : 1\ 157 ، ح : 80 ، و مسند ابی بکر المروزی : 1\ 171 ، ح : 104 ، و کتاب التوحید لابن خزیمۃ : 1\ 325 ، ح : 48 ، و فضائل

لابن ابی الدنیا : 1\25 ، و الضعفاء الکبیر للعقیلی : 3\493 ، و الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی : 6\535 ' 536 ، ت : 1460 ، و النزول للدارقطنی : 1\155 ، ح : 76 ، 77 ، و شعب الایمان للبیهقی : 3\380 ' 381 ، ح : 3827 ، 3828 ، و طبقات المحدثین لابی الشیخ الاصبهانی : 2\149 ، ح : 131 ، و الابانة الکبری لابن بطة : 7\222 ، ح : 173 ، و شرح السنة للبغوی : 4\127 ، ح : 993 ، و تفسیر البغوی : 7\227 ، و العلل المتناهیة لابن الجوزی : 2\556 ، ح : 916 ، و اخبار اصبهان لابی نعیم : 2\149 ، و شرح اصول اعتقاد اهل السنة للالکائی : 3\486 ، ح : 486 ، اسناده ضعیف جدا بل غیر ثابت )

*درج بالا حدیث مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر سخت ضعیف ہے، بلکہ غیر ثابت ہے، وضاحت پیش خدمت ہے۔*

**سند**:.....حدثنا ابن وهب ، قال اخبرنی عمرو بن الحارث ، عن عبدالمالك بن عبدالمالك ، حدثه عن المصعب بن ابی ذئب ، عن القاسم بن محمد بن ابی بکر ، عن ابیه ( محمد بن ابی بکر ) ، او عن عمه ، عن جده ابی بکر الصدیق ، عن النبی ﷺ .

*نمبر1:.....امام ابن ابی حاتم لکھتے ہیں:* مصعب بن ابی ذئب : روی عن القاسم بن محمد ، روی عنه عبدالمالك بن ابی ذئب ۔ و روی عمرو بن الحارث ، عن عبدالمالك بن عبدالمالك ، عن مصعب بن ابی ذئب هذا سمعت ابی یقول ذلك ، و یقول : لا یعرف منهم الا القاسم بن محمد ، یعنی فی الاسناد ۔*یعنی امام ابوحاتم رازی (پندرہ شعبان والی حدیث کے ) تین راویوں کو مجہول کہہ رہے ہیں۔*

( الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : 8\352 ، ت : 1418 )

جب کہ عبدالمالک بن عبدالمالک مجہول ہی نہیں متروک ہے اور امام المحدثین امام بخاری کے اس قول کو کہ یہ پندرہ شعبان والی حدیث اس متروک راوی نے روایت کی ہے، کہ قول کو امام عقیلی نے ذکر کیا ہے۔ ترتیب وار وضاحت ملاحظہ فرمائیں: امام المحدثین امام بخاری فرماتے ہیں: عبدالمالك بن عبدالمالك : عن مصعب بن ابی ذئب ، عن القاسم ، عن ابیه ، روی عنه عمرو بن الحارث ، فیه نظر ، حدیثه فی اهل المدینة ،یعنی عبدالمالک بن عبدالمالک متروک (سخت ضعیف) راوی ہے۔ (اور اہل مدینہ سے اس نے پندرہ شعبان والی روایت کی ہے۔)۔

( التاریخ الکبیر للبخاری : 5\ 266 ، ت : 1379 )

امام عقیلی نے راوی عبدالمالک بن عبدالمالک کا ذکر ''الضعفاء'' میں کرنے کے بعد امام بخاری سے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ امام بخاری نے فرمایا: فی حدیثه نظر ۔ و هذا الحدیث : اس کے بعد امام عقیلی نے پندرہ شعبان والی حدیث اسی سند کے ساتھ بیان کی ہے۔ ( کتاب الضعفاء الکبیر للعقیلی : 3\ 493 ، ت : 989 )

امام ابن عدی نے بھی عبدالمالک بن عبدالمالک راوی کا ذکر ''ضعفاء'' میں کرنے کے بعد امام بخاری سے اس راوی پر متروک ہونے کی جرح نقل کرنے کے بعد امام بخاری کی بات کو سمجھتے ہوئے پندرہ شعبان والی حدیث ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: عبدالمالک بن عبدالمالک راوی اس حدیث کی وجہ سے معروف ہے اور اس سے روایت کرنے والا راوی عمرو بن الحارث ہے اور یہ حدیث اس سند سے منکر (ضعیف) ہے۔ ( الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی : 6\ 535 ' 536 ، ت : 1460 )

امام ابن حبان کہتے ہیں: عبدالمالک بن عبدالمالک راوی سخت منکر الحدیث ہے، ایسی روایات بیان کرتا ہے جس میں اس کی متابعت نہیں کی گئی، پس جن احادیث میں منفرد ہے ان کو ترک کر دینا زیادہ بہتر ہے۔ ( کتاب المجروحین لابن حبان : 2\ 118 ، ت : 734 )

امام ذہبی نے بھی امام المحدثین امام بخاری کی تائید میں راوی عبدالمالک بن عبدالمالک کے ترجمے میں پندرہ شعبان والی یہی حدیث بیان کی ہے۔

( میزان الاعتدال للذهبی : 2\ 659 ، ت : 5228 )

امام علل و رجال کے ماہر امام دارقطنی کہتے ہیں : عبدالمالک بن عبدالمالک راوی متروک ہے۔( سوالات البرقانی : صفحه ، 100 ، ت : 304 )

نمبر2:.....مصعب بن ابی ذئب راوی مجہول ہی نہیں بلکہ متروک ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:علل و رجال کے ماہر امام دارقطنی کہتے ہیں:مصعب بن ابی ذئب راوی متروک ہے۔( سوالات البرقانی : صفحه ، 137 ، ت : 512 )

نمبر3:.....اس حدیث میں دو جگہ انقطاع ہے، کیونکہ عبدالمالک بن عبدالمالک نے عن المصعب بن ابی ذئب ،عن القاسم بن محمد ،عن ابیہ، اوعن عمہ ، بطور شبہ بیان کیا ہے اور یقیناً یہ عبدالمالک بن عبدالمالک یا المصعب بن ابی ذئب ان دونوں متروک روایوں میں سے کسی ایک کی کارستانی ہے اور راقم کہتا ہے کہ یہ حدیث ، القاسم بن محمد ،عن ابیہ عن جدہ ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ہی مرفوعاً مروی ہے ، اس لیے اس حدیث کی سند میں دو جگہ انقطاع ہے ، وضاحت پیش خدمت ہے : ( 1 ) : قاسم بن محمد کا اپنے والد محمد بن ابی بکر الصدیق سے سماع ثابت نہیں ، کیونکہ قاسم بن محمد 34 ہجری میں پیدا ہوئے ۔( طبقات ابن سعد : 5\ 201 ) اور قاسم بن محمد کے والد محمد بن ابی بکر الصدیق 36 ھجری کے قریب فوت ہوئے ۔

( التاریخ الصغیر للبخاری : 1\ 288 )

( 2 ) : اسی طرح محمد بن ابی بکر الصدیق کا اپنے والد سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ، کیونکہ محمد بن ابی بکر الصدیق رحمہ اللہ حجۃ الوادع کے سفر کے دوران پیدا ہوئے اور جب سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ان کے بیٹے محمد بن ابی بکر الصدیق رحمہ اللہ کی عمر تین سال تھی۔( کتاب المراسیل لابن ابی حاتم : صفحه ، 182 ، ت : 331 ) اسی

لیے علل و رجال کے ماہر امام ابو زرعۃ رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں: محمد بن ابی بکر الصدیق، عن ابیہ یعنی سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ (احادیث) مرسل ہیں۔

(کتاب المراسیل لابن ابی حاتم: صفحہ ، 182 ، ت: 331)

چھٹی حدیث:..... سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور تمام مخلوق کو بخش دیتے ہیں، سوائے مشرک اور کینہ پرور شخص کے۔

(سنن ابن ماجۃ: 1390 ، و کتاب السنۃ لابن ابی عاصم: 1\ 522 ، ح: 510 ، و النزول للدارقطنی: 1\ 173 ، ح: 94 ، و فضائل الاوقات للبیہقی: 1\ 133 ، ح: 29 ، و شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ للالکائی: 2\ 244 ، ح: 590 ، و جزء ابن فیل: 1\ 109 ، ح: 82 ، و تاریخ دمشق لابن عساکر: 18\ 326 ، ت: 2236 ، و تھذیب الکمال للمزی: 9\ 309 ، ت: 1964 ، اسنادہ ضعیف جدا بل غیر ثابت)

درج بالا حدیث مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر سخت ضعیف ہے، بلکہ غیر ثابت ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے۔

پہلی سند:..... حدثنا ابن لھیعۃ ، اخبرنی الزبیر بن سلیم ، قال: سمعت الضحاك بن عبدالرحمن ، عن ابیہ ، عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم .

نمبر 4:..... عبداللہ بن لھیعۃ راوی ضعیف ہے، اس راوی کی حدیث میں کوئی حیثیت نہیں ہے، مختصراً وضاحت پیش خدمت ہے اور اس راوی پر مفصل تفصیل ان شاء اللہ راقم کی آنے والی نئی کتاب ''نماز جنازہ کے صحیح احکام و مسائل'' میں تقریباً 40 کے قریب محدثین کی جرح ذکر ہوگی۔

: (1، 2، 3): امام مسلم (صحیح مسلم کے مصنف) فرماتے ہیں: امام عبدالرحمٰن بن مہدی (135ھ، 198ھ)، اور امام یحییٰ بن سعید القطان (120ھ، 198ھ)، اور امام وکیع بن الجراح (119ھ، 197ھ) نے ابن لھیعۃ کو ترک کر دیا تھا۔

(الکنی والاسماء للامام مسلم: صفحہ، 268، ت: 2060)

**تنبیہ**: .....جس راوی کو علل و رجال کے یہ ماہر امام یحییٰ بن سعید القطان اور امام عبدالرحمٰن بن مہدی ترک کر دیں تو وہ راوی قطعاً ثقہ نہیں ہوسکتا۔ اسی لیے محدث العصر امام ذہبی فرماتے ہیں: جنہیں یہ دونوں (محدث امام یحییٰ بن سعید القطان اور محدث امام عبدالرحمٰن بن مہدی) مجروح قرار دیں، اللہ کی قسم ان کی جرح دور نہیں ہوسکتی۔

(ذکر من یعتمد قولہ فی الجرح والتعدیل للذہبی: صفحہ، 167، ت: 96)

(4): جرح و تعدیل کے امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ابن لھیعۃ کی حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے، خواہ اس کو اختلاط ہوا ہو یا نہ ہو۔

(سوالات ابن طھمان: صفحہ، 96، ت: 342)

ایک اور جگہ امام یحییٰ بن معین (ابن لھیعۃ کے اختلاط کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: ابن لھیعۃ کے متقدمین اور متاخرین شاگردوں کا سماع یکساں ہے۔

(سوالات ابن الجنید: صفحہ، 164، ت: 538)

ایک اور جگہ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ابن لھیعۃ راوی کی حدیث سے حجت نہیں لی جاسکتی۔ (تاریخ یحییٰ بن معین: 2\311، ت: 5388)

(5، 6): امام ابن ابی حاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد امام ابو حاتم رازی اور امام ابو زرعۃ رازی سے ابن لھیعۃ اور الافریقی (عبدالرحمٰن بن زیاد) کے متعلق پوچھا: تو امام ابو حاتم رازی اور ابو زرعۃ رازی نے فرمایا: ابن لھیعۃ اور الافریقی یہ دونوں راوی ضعیف ہیں، لیکن ابن لھیعۃ کا معاملہ یہ ہے کہ یہ اضطراب کا شکار تھا اس کی حدیث اعتبار (متابعت) کے

طور پر لکھی جائے گی۔امام ابن ابی حاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد امام ابو حاتم رازی سے کہا: جب ابن لھیعۃ سے ابن المبارک، اور ابن وھب کی مثل راوی حدیث روایت کریں، کیا قابل حجت ہے۔؟ تو امام ابو حاتم رازی نے فرمایا: نہیں۔مزید امام ابن ابی حاتم نے (ابن لھیعۃ کے اختلاط کے بارے میں متقدم شاگردوں کے سماع کے متعلق) امام ابو زرعۃ رازی سے پوچھا: تو امام ابو زرعۃ رازی نے فرمایا: ابن لھیعۃ کا اول اور آخر سب برابر ہے۔مگر ابن المبارک اور ابن وھب ان کے اصول کی اتباع کرتے تھے.....الخ۔

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 5\181، ت: 682)

**تنبیہ**:.....ابن لھیعۃ کے اھل علاقہ مصری محدثین نے بھی اس بات کی گواہی دی ہے کہ اسے اختلاط نہیں ہوا تھا اس کا اول اور آخر سب یکساں تھا۔(طبقات ابن سعد: 7\507) یہ انتہائی مختصر تفصیل ہے ان شاء اللہ مفصل تفصیل راقم کی کتاب میں آئے گی۔

نمبر2:.....زبیر بن سلیم راوی مجہول ہے۔

(تقریب التھذیب لابن حجر: صفحہ، 106)

نمبر3:.....ضحاک بن عبدالرحمٰن بن عرزب راوی بھی مجہول ہے۔کیونکہ امام بخاری نے اس کا ذکر جرح وتعدیل کے بغیر کیا ہے۔(التاریخ الکبیر للبخاری: 4\281، ت: 3021) اسی طرح امام ابن ابی حاتم نے بھی اس کا ذکر جرح وتعدیل کے بغیر کیا ہے۔(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 4\429، ت 2027) اور ایسا راوی دونوں محدثین کے نزدیک مجہول ہی ہوتا ہے۔اس پر تفصیل دلائل کے لیے راقم کی کتاب ''اصول حدیث و اصول تخریج: صفحہ، 409 تا 413'' کا مطالعہ کریں۔

**تنبیہ**:.....اس راوی کے متعلق متساہلین ومتاخرین محدثین کی توثیق قابل حجت نہیں ہے۔اس پر بھی تفصیلی دلائل کے لیے راقم کی کتاب ''الضعفاء والمتروکین: صفحہ، 63 تا 91'' کا مطالعہ کریں۔

نمبر4:.....عبدالرحمٰن بن عرزب راوی بھی مجہول ہے۔

( تقريب التهذيب لابن حجر : صفحه ، 206 )

دوسری سند:..... حدثنا الوليد بن مسلم ، عن ابن لهيعة ، عن الضحاك بن ايمن ، عن الضحاك بن عبدالرحمن بن عرزب ، عن ابى موسىٰ الاشعرى رضی اللہ عنہ ، عن النبى صلی اللہ علیہ وسلم۔

( سنن ابن ماجة : 1390 ، و العلل المتناهية لابن الجوزى : 2\560 ، ح : 922 ، اسناده ضعيف جداً بل غير ثابت )

درج بالا حدیث مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر سخت ضعیف ہے، بلکہ غیر ثابت ہے، وضاحت پیش خدمت ہے۔۔

نمبر1:.....ولید بن مسلم راوی تدلیس تسویہ کرتا تھا۔۔( الضعفاء والمتروكون للدارقطنى : صفحه ، 415 ، ت : 631 ) اور سماع بالمسلسل نہیں ہے۔

نمبر2:.....ابن لھیعۃ راوی بھی ضعیف ہے، اس کی حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے، جیسا کہ پہلی سند کی تحقیق میں اس راوی پر جرح گزر چکی ہے۔ نیز ابن لھیعۃ مدلس بھی ہے۔ (الجرح والتعديل لابن ابى حاتم : 5\180 ، ت : 682 ، و الفتح المبين فى تحقيق طبقات المدلسين : صفحه ، 159 ) اور اس سند میں، عن، سے روایت کر رہا ہے۔

نمبر3:.....الضحاک بن ایمن راوی بھی مجہول ہے۔

( تقريب التهذيب لابن حجر : صفحه ، 154 )

نمبر4:.....الضحاک بن عبدالرحمٰن بن عرزب راوی بھی مجہول ہے۔ جیسا کہ پہلی سند میں وضاحت گزر چکی ہے۔

**تنبیہ**: .....الضحاک بن عبدالرحمٰن بن عرزب راوی کا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سماع میں اختلاف ہے امام بخاری کہتے ہیں اس کا سماع ہے، جب کہ امام ابو حاتم رازی کہتے ہیں

کہ اس کی ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت مرسل ہے۔ ( التاریخ الکبیر : 4\ 281 ، ت : 3021 ، و الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : 4\ 429 ، ت : 2027 )

ساتویں حدیث:..... سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات اپنی مخلوق کی طرف جھانکتے ہیں، پس تمام مخلوق کو بخش دیتے ہیں.....الخ

( مسند احمد : 2\ 176 ، ح : 6650 ، و المجالس العشرة للحسن الخلال : 1\ 18 ، ح : 2 ، اسناده ضعیف جداً بل غیر ثابت )

درج بالا حدیث مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر سخت ضعیف ہے، بلکہ غیر ثابت ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے۔

پہلی سند:..... حدثنا حسن ، حدثنا ابن لهيعة ، حدثنا حيى بن عبدالله ، عن ، ابى عبدالرحمن الحبلى ، عن عبدالله بن عمرو ، ان النبى صلی اللہ علیہ وسلم .

نمبر1:..... عبداللہ بن لھیعۃ راوی ضعیف ہے، اس کی حدیث میں کوئی حیثیت نہیں ہے۔ جیسا کہ ''چھٹی قسط میں پہلی سند کے تحت'' اس راوی کے مجروح ہونے کی وضاحت گزر چکی ہے۔ لہٰذا چھٹی قسط میں ہی اس کے متعلق تفصیل پڑھ لیں۔

نمبر2:..... حیی بن عبداللہ المعافری راوی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، اس راوی کی بھی حدیث میں کوئی حیثیت نہیں ہے، اس راوی پر جرح کی مفصل تفصیل راقم کی آنے والی نئی کتاب ''نماز جنازہ کے صحیح احکام ومسائل'' میں آئے گی۔ ان شاء اللہ لیکن اس راوی کے متعلق علل ورجال کے ماہر اماموں میں سے صرف دو کے قول پیش خدمت ہے۔

(1): امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: حیی بن عبداللہ کی احادیث منکر ہیں۔ (العلل و معرفة الرجال : 2\ 343 ، ت : 4482 ، و الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : 3\

281 ، ت : 1214 )

( 2 ): امام المحدثین امام بخاری فرماتے ہیں : حیی بن عبداللہ المصری ''فیہ نظر'' یعنی یہ راوی متروک ہے ۔ ( التاریخ الکبیر للبخاری : 3\71 ، ت : 269 ، و التاریخ الاوسط للبخاری : 2\78 )

دوسری سند:..... اخبرنا عبدالله بن لهيعة ، عن عبدالرحمن بن زياد بن انعم ، عن عبادة بن نسى ، عن كثير بن مرة ، عن عوف بن مالك رضی اللہ عنہ ، عن النبى صلی اللہ علیہ وسلم ۔

( مسند البزار : 1\423 ، ح : 2754 ، اسناده ضعيف جداً بل غير ثابت )

درج بالا حدیث مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر سخت ضعیف ہے ۔ بلکہ غیر ثابت ہے ۔ وضاحت پیش خدمت ہے ۔

نمبر 1:.....عبداللہ بن لھیعۃ راوی ضعیف ہے اس راوی کی حدیث میں کوئی حیثیت نہیں ہے جیسا کہ چھٹی قسط کی پہلی سند میں وضاحت گزر چکی ہے ۔ نیز اس سند میں ابن لھیعۃ راوی ''عن'' سے روایت کر رہا ہے اور یہ مدلس بھی ہے ۔ ( الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : 5\180 ، ت : 682 ، و الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین : صفحہ ، 159 )

نمبر 2:.....عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم راوی ضعیف ، منکر الحدیث اور نا قابل حجت ہے ، مختصراً وضاحت پیش خدمت ہے ۔

( 1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 5 ) : امام یحییٰ بن سعید القطان اور امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے عبدالرحمٰن بن زیاد کی حدیث کو ترک کر دیا تھا ۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں : اس کی حدیث کوئی حیثیت نہیں ہے ۔ امام ابوحاتم رازی نے فرمایا : اس کی حدیث لکھی جائے ( متابعت میں ) اور اس کی حدیث سے حجت نہیں لی جا سکتی ۔ مزید امام ابو حاتم رازی اور امام ابو زرعۃ

رازی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ( الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : 5\291 ، ت : 1111 )

( 6 ): امام علی بن مدینی فرماتے ہیں: میرے اصحاب ( محدثین ) نے فرمایا: وہ ضعیف ہے اور اس کی احادیث کا انکار کیا کہ معروف نہیں ہے۔

( سوالات محمد بن عثمان بن ابی شیبة لابن المدینی : 220 )

( 7 ): امام ترمذی نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے، اور وہ اہل الحدیث ( محدثین ) کے نزدیک ضعیف ہے اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس سے حدیث نہ لکھی جائے۔

( السنن الترمذی : 54 ، 199 )

(8) امام ابن حبان نے فرمایا: وہ ثقہ راویوں سے جھوٹی حدیثیں روایت کرتا تھا، اور ثقات سے ایسی حدیثیں بیان کرتا تھا، جو ان کی حدیثوں میں سے نہیں۔

( کتاب المجروحین لابن حبان : 2\50 )

**تنبیه نمبر** ( 1 ):.....جس راوی کو علل و رجال کے یہ ماہر امام یحییٰ بن سعید القطان اور امام عبدالرحمٰن بن مہدی ترک کر دیں تو وہ راوی قطعاً ثقہ نہیں ہوسکتا۔۔ اسی لیے محدث العصر امام ذہبی فرماتے ہیں: جنہیں یہ دونوں ( محدث امام یحییٰ بن سعید القطان اور محدث امام عبدالرحمٰن بن مہدی ) مجروح قرار دیں، اللہ کی قسم ان کی جرح دور نہیں ہوسکتی۔

( ذکر من یعتمد قوله فی الجرح والتعدیل للذهبی : صفحه ، 167 ، ت : 96 )

**تنبیه نمبر** ( 2 ):.....اس راوی پر تفصیلی جرح پڑھنے کے لیے راقم کی کتاب ''الضعفاء والمتروکین: صفحہ، 191 تا 193'' کا مطالعہ کریں۔

نمبر 3:.....عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم راوی مدلس بھی ہے۔ ( الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین : صفحه ، 162 ) اور یہ ''عن'' سے روایت کر رہا ہے، سماع کی صراحت نہیں ہے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ نے ابن لھیعۃ کی متابعت میں راوی رشدین بن سعد (کو بطور متابع)، عن حیی بن عبداللہ، پیش کیا ہے، تو با ادب عرض ہے کہ یہ متابعت تو سخت ترین ضعیف ہے، کیونکہ ایک اس میں وہی سابقہ راوی حیی بن عبداللہ متروک ہے اور دوسرا رشدین بن سعد راوی متروک اور منکر الحدیث ہے اور اس کی حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اس راوی کے متعلق مختصراً وضاحت پیش خدمت ہے۔

(1، 2، 3، 4، 5): امام یحیٰی بن معین نے فرمایا: رشدین بن سعد سے حدیث نہ لکھی جائے، امام ابن نمیر نے فرمایا: رشدین بن سعد سے حدیث نہ لکھی جائے، امام عمرو بن علی نے فرمایا: رشدین ضعیف الحدیث ہے، امام ابو حاتم رازی نے فرمایا: رشدین بن سعد منکر الحدیث ہے اور غفلت کا شکار رہتا تھا اور اس نے ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں بیان کی ہیں، حدیث میں ضعیف ہے، امام ابو زرعۃ رازی نے فرمایا: رشدین بن سعد ضعیف الحدیث ہے۔

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 3\ 464، 465، ت: 2320)

(6): امام یحیٰی بن معین نے فرمایا: رشدین بن سعد کی حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ (سوالات ابن الجنید: صفحہ، 100، ت: 486)

(7): امام نسائی فرماتے ہیں: رشدین بن سعد متروک الحدیث ہے۔

(کتاب الضعفاء والمتروکین للنسائی: صفحہ، 292، ت: 203)

**تنبیہ نمبر 1**:..... رشدین بن سعد راوی پر تفصیلی جرح پڑھنے کے لیے راقم کی کتاب ''الضعفاء والمتروکین: صفحہ، 164 تا 166'' کا مطالعہ کریں۔

**تنبیہ نمبر 2**:..... شیخ البانی رحمہ اللہ نے رشدین بن سعد والی روایت کی مکمل سند نہیں دی، اور راقم کی اس کتاب تک رسائی نہیں ہے، اگر رسائی ہوتی تو باقی راویوں کے متعلق بھی چھان بین ہو سکتی کہ وہ راوی صحیح ہیں یا ان میں کوئی مجہول، متروک، یا ضعیف راوی تو نہیں ہے۔ وغیرہ، واللہ اعلم بالصواب

آٹھویں حدیث:.....سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو اپنے تمام بندوں کو بخش دیتا ہے، سوائے مشرک اور کینہ پرور شخص کے۔

( مسند البزار : 16\ 161 ، ح : 9268 ، و امالی ابن سمعون لابی الحسن البغدادی : 1\ 37 ، ح : 168 ، و تاریخ بغداد للخطیب البغدادی : 14\ 287 ، ت : 7580 ، و العلل المتناهية لابن الجوزی : 2\ 70 ، ح : 921 ، اسناده ضعیف جداً بل غیر ثابت )

**سند**: .....حدثنا ابو غسان روح بن حاتم ، حدثنا عبدالله بن غالب ، حدثنا هشام بن عبدالرحمن ، الاعمش ، عن ابی صالح ، عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم .

درج بالا حدیث مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر سخت ضعیف ہے، بلکہ غیر ثابت ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے۔

نمبر4:.....اس حدیث میں الاعمش راوی یہ سلیمان بن مہران ہے اور یہ مشہور مدلس ہے، اور یہ ''عن'' کے ساتھ روایت کر رہا ہے، کسی بھی کتاب میں سماع کی صراحت نہیں ہے، اعمش راوی کے مدلس ہونے کے مختصراً دلائل پیش خدمت ہے۔

( 1 ):امام شعبہ بن حجاج ( 82ھ، 160ھ ) فرماتے ہیں: میں تمہارے لیے تین ( آدمیوں ) کی تدلیس کے لیے کافی ہوں۔ اعمش، ابواسحاق، اور قتادۃ۔

( جزء مسئلة التسمية : صفحه ، 47 ، اسناده صحيح )

( 2 ):امام ھشیم بن بشیر الواسطی ( 104ھ، 183ھ ) فرماتے ہیں: بیشک دونوں بزرگ اعمش اور سفیان تدلیس کرتے تھے۔

( الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی : 8\ 452 ، اسناده صحيح )

(3): امام یحییٰ بن سعید القطان (120ھ، 198ھ) فرماتے ہیں: میں نے اعمش سے ''عن مجاہد'' احادیث لکھیں، یہ تمام روایات مجاھد کی طرف منسوب ہیں، اعمش نے انہیں نہیں سنا۔ (یعنی تدلیس کی ہے۔)۔ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 1\211)

(4): امام ابوزرعۃ رازی (200ھ، 264ھ) فرماتے ہیں: "الاعمش ربما دلس"۔ (علل الحدیث لابن ابی حاتم: 1\202)

(5): امام ابو حاتم رازی (195ھ، 277ھ) فرماتے ہیں: اعمش کا مجاھد سے سماع بہت تھوڑا ہے اور ان کی مجاہد سے عام مرویات تدلیس شدہ ہیں۔

(علل الحدیث لابن ابی حاتم: 2\524، ح: 2119)

(6): امام یعقوب بن سفیان الفسوی (المتوفی، 277ھ) فرماتے ہیں: تحقیق ان راویوں کا ذکر جو تدلیس کرتے تھے، پھر آپ نے ''اعمش'' کا ذکر کیا۔

(المعرفۃ والتاریخ الفسوی: 3\12)

(7): امام عیسیٰ بن یونس نے الاعمش عن مجاھد عن ابن عباس کی سند سے ایک حدیث بیان کی، تو اعمش سے کہا گیا آپ نے مجاھد سے (یہ حدیث) سنی ہے؟ تو اعمش (سلیمان بن مہران، 61ھ، 148ھ) نے فرمایا: نہیں مجھ سے یہ حدیث لیث بن ابی سلیم (ضعیف و مدلس راوی) نے بیان کی ہے۔ (مسند ابن الجعد: صفحہ، 129، اسنادہ صحیح)

(8): امام ابن خزیمۃ (223ھ، 311ھ) فرماتے ہیں: بیشک اعمش تدلیس کرتا تھا۔ (کتاب التوحید لابن خزیمۃ: صفحہ، 38)

(9): امام دارقطنی (306ھ، 385ھ) فرماتے ہیں: اور شاید اعمش نے حبیب (بن ابی ثابت) سے تدلیس کی اور ایک مرتبہ اس کا نام ظاہر کر دیا۔ واللہ اعلم

(کتاب العلل للدارقطنی: 1\95، ح: 1888)

(10): امام ذہبی (673ھ، 748ھ) فرماتے ہیں: اور وہ (اعمش) تدلیس کرتا

تھا اور بعض اوقات کسی ضعیف راوی کے حوالے سے تدلیس کر دیتا تھا، لیکن اسے اس کا پتا نہیں چلتا تھا۔ ( میزان الاعتدال للذهبی : 2\ 224 )

( 11 ): امام ابن حجر عسقلانی ( 773ھ، 852ھ ) فرماتے ہیں: کیونکہ کسی سند کے راویوں کا راویوں کا ثقہ ہونا صحیح ہونے کو لازم نہیں ہے، چونکہ اعمش مدلس ہے اور اس نے عطاء سے اپنا سماع ذکر نہیں کیا۔ ( التلخیص الحبیر لابن حجر : 3\ 19 )

**تنبیہ**: .....امام اعمش راوی کے مدلس ہونے کے تفصیلی دلائل کے لیے راقم کی کتاب ''اصول حدیث و اصول تخریج: صفحہ، 403 تا 409'' کا مطالعہ کریں۔

نمبر: 2 ہشام بن عبدالرحمٰن الکوفی راوی ''مجھول'' ہے، کیونکہ امام المحدثین امام بخاری نے ہشام بن عبدالرحمٰن الکوفی راوی کا ذکر جرح و تعدیل کے بغیر کیا ہے۔ ( التاریخ الکبیر للبخاری : 8\ 89 ، ت : 2700 ) اور ایسا راوی مجہول ہی ہوتا ہے۔ اس بات کے تفصیلی دلائل کے لیے راقم کی کتاب ''اصول حدیث و اصول تخریج : صفحہ، 409 تا 413'' کا مطالعہ کریں۔

**تنبیہ**: .....امام نور الدین ابوالحسن علی بن ابوبکر ہیثمی نے بھی کہا ہے: ہشام بن عبدالرحمٰن کو میں نہیں پہچانتا۔ ( یعنی یہ ہشام بن عبدالرحمٰن راوی مجہول ہے۔ )۔

( مجمع الزوائد : 8\ 126 ، ح : 12958 )

نمبر 3: .....عبداللہ بن غالب العبادانی راوی ''مستور'' ہے۔ یعنی مجہول الحال ہے۔

( تقریب التهذیب لابن حجر : صفحه ، 184 )

راقم کے استاد محترم محدث العصر شیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے بھی عبداللہ بن غالب العبادانی کا ''مستور'' یعنی مجہول الحال ہونا ہی نقل کیا ہے۔ ( انوار الصحیفة فی الاحادیث الضعیفة : ضعیف ابن ماجة : صفحه ، 382 ، ح : 219 )

الشیخ شعیب الارنووط اور الشیخ بشار عواد معروف نے بھی عبداللہ بن غالب العبادانی راوی

کا ''مستور'' یعنی مجہول الحال ہونے کو برقرار رکھا ہے۔

( تحریر تقریب التهذیب : 2\ 252 )

**تنبیه نمبر** ( 1 ) :.....امام بزار کا عبداللہ بن غالب کے متعلق "لا باس به" کہنا ، قابل حجت نہیں ہے۔ کیونکہ ان کا شمار علم الرجال کے فن کے ماہرین میں نہیں ہوتا۔

**تنبیه نمبر** ( 2) :.....عبداللہ بن غالب العبادانی راوی کے مجہول ہونے کی ایک مضبوط دلیل یہ بھی ہے کہ متقدمین محدثین کی اسماء الرجال کی کتب میں اس راوی کا راقم کو ترجمہ نہیں ملا۔ واللہ اعلم بالصواب

نویں حدیث:.....سیدنا عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات ہوتی ہے تو اعلان ہوتا ہے ، کیا ہے کوئی بخشش مانگنے والا میں اس کو بخش دوں ، کیا ہے کوئی سائل میں عطا کروں پس جس چیز کا سوال ہوتا ہے اس کو عطا کیا جاتا ہے ، سوائے مشرک اور بدکار عورت کے۔

(شعب الایمان للبیهقی : 3\ 383 ، ح : 3836 ، و فضائل الاوقات للبیهقی : 1\ 125 ، ح : 25 ، و المجالس العشرة الامالی للحسن الخلال : 1\ 19 ، ح : 4 ، و مساوی الاخلاق للخرائطی : 1\ 496 ، ح : 467 ، و اسناده ضعیف جداً بل غیر ثابت )

**سند**: ..... اخبرنا ابوالحسین بن بشران ، عن ابی جعفر رزاز ، عن محمد بن احمد ، عن جامع بن صبیح الرملی ، حدثنا مرحوم بن عبدالعزیز ، عن داود بن عبدالرحمن ، عن هشام بن حسان ، عن الحسن ( بن ابی الحسن البصری) ، عن ، عثمان بن ابی العاص ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

درج بالا حدیث مندرجہ ذیل چار وجوہات کی بنا پر سخت ضعیف ہے، بلکہ غیر ثابت ہے، وضاحت پیش خدمت ہے۔

نمبر1:.....امام حسن بصری مشہور مدلس ہیں۔(التاریخ الاوسط للبخاری : 2\ 180 ، و کتاب الثقات لابن حبان : 4\ 123 ، و میزان الاعتدال للذهبی : 1\ 527 ، ت : 1968 ، و تذکرة الحفاظ للذهبی : 1\ 76 ، و تقریب التهذیب لابن حجر : صفحه ، 69 ) اور تمام کتب میں ''عن'' سے روایت کر رہے ہیں، کسی کتاب میں سماع کی صراحت نہیں ہے اور مدلس کی ''عن'' والی روایت ضعیف ہوتی ہے۔

نمبر2:.....علل و رجال کے ماہر امام علی بن مدینی ( 161 ہجری ، 234 ہجری ) فرماتے ہیں: حسن بصری نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے بچپن میں سنا ہے۔( کتاب العلل لابن المدینی : صفحه ، 51 ، ت : 49 ) اسی لیے امام حاکم اور امام ذہبی نے امام علی بن مدینی کے قول کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا ہے کہ امام حسن بصری نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔(المستدرك الحاكم : 1\ 243 ، ح : 624 )

نمبر3:.....ہشام بن حسان راوی بھی مدلس ہے۔( کتاب العلل لابن المدینی : صفحه ، 63 ، ت : 83 ، و الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : 9\ 71 ، ت : 229 ، و علل الحدیث لابن ابی حاتم : 3\ 51 ، ح : 2275 ) اور تمام کتب میں ''عن'' سے روایت کر رہا ہے، کسی کتاب میں سماع کی صراحت نہیں ہے۔

نمبر4:.....جامع بن صبیح الرملی راوی ضعیف ہے۔

( لسان المیزان لابن حجر : 2\ 93 ، ت : 376 )

دسویں حدیث: ( 01 ): **سند**:.....حدثنا سعید بن عثمان التنوخی ، و علی معروف القصار ، قالا ثنا عبدالعزیز بن موسیٰ ، عن سیف بن محمد الثوری الکوفی ، عن الاحوص بن حکیم ، عن ابی امامة الباهلی رضی اللہ عنہ ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم .

(المجالس العشرة الامالی للحسن الخلال : 1\ 18 ، ح : 3 ، اسناده موضوع )

درج بالا حدیث مندرجہ ذیل تین وجوہات کی بنا پر موضوع یعنی جھوٹی ہے، وضاحت پیش خدمت ہے۔

نمبر 1:.....سیف بن محمد الثوری الکوفی راوی متروک، کذاب اور حدیثیں گھڑتا تھا، مختصراً وضاحت پیش خدمت ہے۔

(1): امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: سیف بن محمد الثوری کی حدیث نہ لکھی جائے، اور اس کی (حدیث میں) کوئی حیثیت نہیں، اور سیف بن محمد حدیثیں گھڑتا تھا۔

(العلل و معرفة الرجال: 1\129، ت: 326)

ایک اور جگہ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: سیف بن محمد الثوری کذاب ہے۔

(العلل و معرفة الرجال: 2\88، ت: 2644)

(2): امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: سیف بن محمد الثوری شیخ کذاب خبیث ہے۔

(تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: صفحه، 113، ت: 367)

ایک اور جگہ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: سیف بن محمد الثوری ثقہ نہیں ہے۔

(تاریخ یحییٰ بن معین: 1\332، ت: 2183)

(3): امام ابو حاتم رازی فرماتے ہیں: سیف بن محمد ضعیف ہے۔ اس کی حدیث نہ لکھی جائے، سیف بن محمد حدیث میں گیا گزرہ ہے۔

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 4\256، ت: 1193)

(4): امام ابو زرعۃ رازی فرماتے ہیں: سیف بن محمد ضعیف الحدیث ہے۔

(کتاب الضعفاء لابی زرعة: صفحه، 74، ت: 7)

(5): امام ابوداود فرماتے ہیں: سیف بن محمد راوی کذاب ہے۔ (سوالات ابی عبید الاجری: صفحه، 60، ت: 217) یہ کتاب امام ابوداود کی طرف منسوب ہے۔

(6): امام نسائی فرماتے ہیں: سیف بن محمد ثقہ نہیں اور نہ قابل اعتماد ہے، متروک

ہے۔( تاریخ بغداد للخطیب للبغدادی : 9\ 226 ، ت : 4801 )

( 7 ): امام زکریا الساجی فرماتے ہیں: سیف بن محمد الثوری حدیثیں گھڑتا تھا۔

( تاریخ بغداد للخطیب للبغدادی : 9\ 226 ، ت : 4801 )

( 8 ): امام ذہبی نے اس کا ذکر ''الضعفاء'' میں کرنے کے بعد فرمایا: امام احمد بن حنبل نے سیف بن محمد کو کذاب کہا ہے اور فرمایا ہے۔ سیف بن محمد حدیثیں گھڑتا تھا۔ ( المغنی فی الضعفاء للذهبی : 1\ 460 ، ت : 2718 ، و دیوان الضعفاء والمتروکین للذهبی : صفحه ، 183 ، ت : 1847 )

( 9 ): امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: سیف بن محمد کو محدثین نے کذاب کہا ہے۔

( تقریب التهذیب لابن حجر : صفحه ، 142 )

نمبر: 2 احوص بن حکیم راوی متروک الحدیث اور منکر الحدیث ہے، اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اس راوی پر محدثین کی جرح ''چوتھی قسط'' میں گزر چکی ہے، لہٰذا اس راوی کے متعلق جرح پڑھنے کے لیے ''چوتھی قسط'' پڑھے۔

نمبر: 3 احوص بن حکیم متروک راوی کی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی بھی صحابی سے سماع و ملاقات ثابت نہیں ہے۔ ( التاریخ الکبیر للبخاری : 2\ 48 ، ت : 1680 ) لہٰذا درج بالا جھوٹی حدیث میں انقطاع بھی ہے۔

**تنبیه**:..... باقی سند میں بھی نظر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

گیارہویں حدیث:..... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لمبی حدیث کا آخری ٹکڑا) اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور اپنے تمام بندوں کو بخش دیتا ہے، سوائے مشرک اور کینہ پرور شخص کے۔

( کتاب الدعاء للطبرانی : 1\ 191 , 192 ، و النزول للدارقطنی : 1\ 170 ، ح : 92 ، و شعب الایمان للبیهقی : 3\ 385 ، ح : 3838 ، و العلل المتناهیة

لابن الجوزی : 2\ 67 ، 68 ، ح : 917 ، اسناده ضعیف جداً بل غیر ثابت )

**سند**:..... قال حدثنا بکر بن سهل ، ثنا عمرو بن هاشم البیروتی ، عن سلیمان بن ابی کریمة ، عن هشام بن عروه ، عن ابیه ، عن عائشه رضی اللہ عنہا قالت : ..... النبی صلی اللہ علیہ وسلم .

درج بالا حدیث مندرجہ ذیل تین وجوہات کی بنا پر سخت ضعیف ہے، بلکہ غیر ثابت ہے۔

نمبر 1 سلیمان بن ابی کریمۃ راوی ضعیف ہے اور اس کی احادیث منکر ہیں، وضاحت پیش خدمت ہے۔

( 1 ) امام ابو حاتم رازی فرماتے ہیں : سلیمان بن ابی کریمۃ راوی ضعیف الحدیث ہے۔( الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : 4\ 133 ، ت : 605 )

( 2 ) امام ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ بن حماد العقیلی فرماتے ہیں : سلیمان بن ابی کریمۃ منکر احادیث بیان کرتا ہے اور اس کی اکثر احادیث پر متابعت نہیں کی گئی۔

( الضعفاء الکبیر للعقیلی : 2\ 530 ، ت : 630 )

( 3 ) امام ابن عدی فرماتے ہیں : سلیمان بن ابی کریمۃ راوی کی ( بیان کردہ ) عام حدیثیں منکر ہیں۔( الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی : 4\ 250 ، ت : 740 )

( 4 ) : محدث العصر امام ذہبی فرماتے ہیں : سلیمان بن ابی راوی کمزور ہے ، منکر حدیثیں بیان کرتا ہے۔( المغنی فی الضعفاء للذهبی : 1\ 443 ، ت : 2616 )

( 5 ) : امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں : سلیمان بن ابی کریمۃ کو امام ابن عدی نے ضعیف قرار دیا ہے اور امام ابن عدی نے فرمایا ہے : سلیمان بن ابی کریمۃ کی بیان کردہ عام حدیثیں منکر ہیں۔ ( التلخیص الحبیر لابن حجر : 1\ 254 ، ح : 378 )

( 6 ) امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : یہ حدیث صحیح نہیں ، یعنی یہ حدیث غیر ثابت ہے۔( العلل المتناهیة الابن الجوزی : 2\ 67 ، 68 ، ح : 917 )

نمبر:2 عمرو بن ھاشم البیروتی راوی پر محدثین کی جرح ہے اور متاخرین و متساہلین کی توثیق قابل حجت نہیں ہے، وضاحت پیش خدمت ہے۔

(1) امام ابن ابی حاتم کہتے ہیں، میں نے امام محمد بن مسلم سے عمرو بن ھاشم کے متعلق پوچھا؟ تو امام محمد بن مسلم فرماتے ہیں: عمرو بن ھاشم البیروتی قلیل الحدیث تھا، میں نے کہا: اس کا کیا حال ہے؟ (یعنی عمرو بن ھاشم کیسا راوی ہے۔) تو امام محمد بن مسلم نے فرمایا:"لیس بذاك" ..... الخ۔

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 6\345، ت: 1479)

(2): امام ابوجعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ بن حماد العقیلی فرماتے ہیں:"عمرو بن ھاشم، عن ابن عجلان مجھول بالنقل" اور اس کی احادیث پر متابعت نہیں کی گئی۔ (الضعفاء الکبیر للعقیلی: 4\347، 348، ت: 1304)

نمبر 3 بکر بن سہل راوی ضعیف ہے۔ (لسان المیزان لابن حجر: 2\52)

(1): امام الخلیلی اس کے متعلق فرماتے ہیں:"فیه نظر"

(الارشاد للخلیلی: 1\391، 392)

(2): محدث العصر شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بکر بن سھل راوی ضعیف ہے۔

(سلسلة الاحادیث الضعیفة للالبانی: 10\73، 74، ح: 4569)

(3) محقق العصر فضیلۃ الشیخ سعد بن عبداللہ الحمید حفظہ اللہ فرماتے ہیں: ضعیف فی الروایة۔ (ارشاد القاضی والدانی الی تراجم شیوخ الطبرانی: صفحه، 226، 227، ت: 304)

دوسری سند:..... حدثنا عمار بن عمرو الجنبی، قال: حدثنا ابی عمرو بن هاشم ابو مالك الجنبی، قال: ثنا الحجاج بن ارطاة، عن مكحول، عن كثير بن مرة الحضرمی، عن عائشه رضی اللہ عنہا، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم.

( اخبار مكة للفاكهى : 5\ 26 ، ح : 1775 ، اسناده ضعيف جداً بل غير ثابت )

درج بالا روایت کی سند پانچ وجوہات کی بنا پر سخت ترین ضعیف ہے، بلکہ غیر ثابت ہے، وضاحت پیش خدمت ہے۔

نمبر1:.....عمار بن عمرو الجنبی راوی کے حالات زندگی راقم کو اسماء الرجال کی کتب میں نہیں ملے۔ واللہ اعلم بالصواب

نمبر2:.....عمرو بن ھاشم ابو مالک الجنبی راوی ضعیف اور متروک ہے، وضاحت پیش خدمت ہے۔

(1) امام المحدثین امام بخاری فرماتے ہیں: "عمرو بن هاشم ابو مالك الجنبى ، فيه نظر " یعنی یہ راوی متروک (سخت ضعیف) ہے۔ ( التاريخ الكبير للبخارى : 6\ 188 ، ت : 2702 ، و التاريخ الصغير للبخارى : 2\ 226 )

(2) امام مسلم (صحیح مسلم کے مصنف) فرماتے ہیں: ابو مالک عمرو بن ھاشم الجنبی ، ضعیف الحدیث ہے۔ ( كتاب الكنى والاسماء : صفحه ، 367 ، ت : 3067 )

(3) امام ابو حاتم رازی فرماتے ہیں: یہ حدیث میں کمزور ہے، اس کی حدیث لکھی جائے گی۔ (متابعت میں)۔

( الجرح والتعديل لابن ابى حاتم : 6\ 345 ، ت : 1478 )

(4) امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: وہ صدوق تھا، مگر صاحب حدیث نہیں ہے۔

( العلل و معرفة الرجال : 2\ 298 ، ت : 4146 )

(5): امام محمد بن سعد فرماتے ہیں: وہ صدوق تھا، اور لیکن اس نے (احادیث میں) بہت زیادہ غلطیاں کی ہیں۔ ( طبقات ابن سعد : 6\ 392 )

(6): امام ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ بن حماد العقیلی نے اس راوی کا ذکر ''الضعفاء''

میں کیا ہے۔ ( الضعفاء الکبیر للعقیلی : 4\ 346 ، ت : 1303 )

( 7 ): امام ابن حبان فرماتے ہیں: عمرو بن ھاشم ابو مالک الجنبی ،سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا ، اور ثقہ راویوں سے ایسی حدیثیں روایت کرتا تھا ، جو ان کی احادیث میں سے نہیں،اس سے حجت نہیں لی جاسکتی۔ ( کتاب المجروحین لابن حبان : 2\ 42 ، ت : 620 )

( 8 ) امام ابن الجوزی نے اس راوی کا ذکر ''الضعفاء والمتروکین'' میں کیا ہے۔

( الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی : 2\ 232 ، ت : 2596 )

نمبر: 3 حجاج بن ارطاۃ راوی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ،متروک اور مدلس ہے، اس پر محدثین کی مفصل جرح اسی مضمون کی ''دوسری قسط'' میں گزر چکی ہے،لہٰذا اس کے متعلق تفصیل ''دوسری قسط'' میں ہی ملاحظہ فرمائیں ، اور اس راویت میں یہ ''عن'' سے روایت کر رہا ہے۔

نمبر: 4 حجاج بن ارطاۃ اور مکحول کے درمیان انقطاع ہے ، کیونکہ امام ابو زرعۃ رازی فرماتے ہیں: حجاج بن ارطاۃ نے مکحول سے کچھ نہیں سنا۔ ( کتاب المراسیل لابن ابی حاتم : صفحہ ، 47 ، ت : 59 ، و جامع التحصیل فی احکام المراسیل : صفحہ ، 160 ، ت : 123 )

نمبر: 5 اس روایت کی سند میں اضطراب بھی ہے ۔اسی لیے علل و رجال کے ماہر امام دارقطنی نے اسی حدیث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مرفوعاً'' کے بارے میں فرمایا ہے: اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے، ( اور یہ حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا والی ) ثابت نہیں ہے ۔ ( کتاب العلل للدارقطنی : 14\ 217، 218، ح: 3573 ) جو احباب اضطراب کی مفصل تفصیل پڑھنا چاہے، وہ امام دارقطنی رحمہ اللہ کی ''کتاب العلل'' کی طرف رجوع کریں، یعنی جو حوالہ دیا گیا ہے۔

تیسری سند:..... قال : حدثنا صالح بن محمد البغدادی الحافظ ، قال

: حدثنا محمد بن عباد ، قال : حدثنی حاتم بن اسماعیل المدنی ، عن الـنضر بن کثیر ، عن یحییٰ بن سعید ، عن عروہ بن زبیر ، عن عائشه رضی اللہ عنہا ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

( اخلاق النبی ﷺ لابی الشیخ الاصبهانی : 1\178 ، ح : 461 ، و النزول للدارقطنی : 1\170 ، ح : 93 ، و فـضائل الاوقات للبیهقی : 1\126 ، 127 ، ح : 26 ، اسناده ضعیف جداً )

درج بالا حدیث نضر بن کثیر راوی کے متروک ہونے کی وجہ سے سخت ضعیف ہے، مختصراً وضاحت پیش خدمت ہے۔

(1) امام المحدثین امام بخاری فرماتے ہیں: نضر بن کثیر ابوسھل السعدی البصری، فیہ نظر۔ یعنی یہ راوی متروک (سخت ضعیف) ہے۔

( التاریخ الکبیر للبخاری : 7\397 ، ت : 2303 )

ایک اور جگہ امام المحدثین امام بخاری فرماتے ہیں: اس کے پاس منکر روایات ہیں۔

(کتاب الضعفاء للبخاری : صفحه ، 129 ، ت : 443 )

(2، 3): امام ابوحاتم رازی فرماتے ہیں: "شیـخ فیه نظر" امام ابن الجنید فرماتے ہیں: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ( الـجـرح والتـعـدیـل لابن ابی حاتم : 8\546 ، ت : 2192 )

(4): امام ابن حبان فرماتے ہیں: نضر بن کثیر کم روایات بیان کرنے کے باوجود ثقہ راویوں سے من گھڑت روایات بیان کرتا تھا، اس سے کسی بھی حال میں حجت نہیں لی جا سکتی۔ ( کتاب المجروحین لابن حبان : 2\391 ، ت : 1102 )

( 5 ) : امام ابوجعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ بن حماد العقیلی نے اس راوی کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ ( الضعفاء الکبیر للعقیلی : 6\177 ، ت : 1894 )

(6): امام ابن الجوزی نے بھی اس راوی کا ذکر ''الضعفاء والمتروکین'' میں کیا ہے۔

(الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی : 3\162 ، ت : 3531)

(7): امام ذہبی نے اس راوی کا ذکر ''الضعفاء'' میں کرنے کے بعد امام ابو حاتم رازی کی جرح نقل کرنے کے بعد امام ابن حبان کا قول ذکر کیا ہے، نضر بن کثیر ثقہ راویوں سے موضوع یعنی جھوٹی حدیثیں روایت کرتا ہے۔

(المغنی فی الضعفاء للذهبی : 2\460 ، ت : 6643)

چوتھی سند:.....اخبرنا ابو عبدالله الحافظ و محمد بن موسیٰ ، قالا ابوالعباس محمد بن یعقوب ، عن محمد بن عیسیٰ بن حبان المدائنی ، عن سلام بن سلیمان (بن سوار المدائنی الضریر) ، اخبرنا سلام الطویل (اور یہ سلام بن سلم ابوسلیمان، سلام الطّویل المدنی الخراسانی ہے۔) ، عن وهیب المکی ، عن ابی رهم ان ابا سعید الخدری دخل علی عائشه فقالت له عائشه یا ابا سعید حدثنی سمعته من رسول الله ﷺ .

(شعب الایمان للبیهقی : 3\383 ، ح : 3837 ، اسناده ضعیف جداً)

درج بالا روایت کی سند چار وجوہات کی بنا پر سخت ضعیف ہے، وضاحت پیش خدمت ہے۔

نمبر 1:.....سلام طویل یہ سلام بن سلم ابوسلیمان المدنی متروک ہے اور اس کی حدیث میں کوئی حیثیت نہیں ہے، مختصراً وضاحت پیش خدمت ہے۔۔

(1، 2، 3): امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: سلام بن سلم کی حدیث میں کوئی حیثیت نہیں ہے، امام ابو حاتم رازی فرماتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے، محدثین نے اس کو ترک کر دیا تھا، امام زرعۃ رازی فرماتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : 4\241 ، ت : 1122)

(4): امام علی بن مدینی فرماتے ہیں: اس کی حدیثیں منکر ہیں۔

(سوالات عثمان بن محمد بن ابی شیبة لابن المدینی: صفحه ، 62 ، ت: 253)

(5): امام المحدثین امام بخاری فرماتے ہیں: محدثین نے سلام بن سلم کو ترک کر دیا ہے۔ (کتاب الضعفاء للبخاری: صفحه ، 53 ، ت: 155)

(6): امام نسائی فرماتے ہیں: سلام بن سلم متروک الحدیث ہے۔

(الضعفاء والمتروکین للنسائی: صفحه ، 293 ، ت: 237)

(7): امام جوزجانی فرماتے ہیں: یہ غیر ثقہ ہے۔

(احوال الرجال للجوزجانی: صفحه ، 196 ، ت: 358)

(8): امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔

(الضعفاء والمترکوون للدارقطنی: صفحه ، ت: 265)

(9): امام حاکم فرماتے ہیں: اس نے حمید الطّویل وغیرہ سے من گھڑت حدیثیں روایت کی ہیں۔ (المدخل الی الصحیح للحاکم: صفحه ، 144 ، ت: 73)

(10): امام عبدالرحمٰن بن یوسف بن خراش فرماتے ہیں: سلام الطّویل کوفی متروک، کذاب ہے۔ (تاریخ بغداد للخطیب: 9\ 195 ، ت: 4774)

نمبر 2:.....سلام بن سلیمان بن سوار راوی ضعیف اور منکر الحدیث ہے، مختصراً وضاحت پیش خدمت ہے۔

(1) امام ابو حاتم رازی فرماتے ہیں: "لیس بالقوی"

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 4\ 240 ، ت: 1120)

(2): امام ابو جعفر محمد بن عمرو العقیلی فرماتے ہیں: سلام بن سلیمان، ثقہ سے منکر حدیثیں بیان کرتا ہے۔ (الضعفاء الکبیر للعقیلی: 2\ 589 ، ت: 671)

(3): امام ابن عدی فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ منکر الحدیث ہے۔ (الکامل فی

ضعفاء الرجال لابن عدی : 4\ 323 ، ت : 772 )

( 4 ): امام بیہقی فرماتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔

( شعب الایمان للبیهقی : 3\ 256 )

نمبر 3:..... محمد بن عیسیٰ بن حبان مدائنی ضعیف اور متروک راوی ہے۔

( لسان المیزان لابن حجر : 5\ 333 ، ت : 1104 )

نمبر 4:..... ابوالعباس محمد بن یعقوب راوی مجہول ہے۔ متساہلین اور متاخرین کی توثیق قابل حجت نہیں ہے، تفصیل کے لیے راقم کتاب ''الضعفاء والمتروکین: صفحہ، 63 تا 91'' کا مطالعہ کریں۔

پانچویں سند:..... قال : ثنا عبدالله بن سليمان ، قال : ثنا اسحاق بن ابراهيم ، قال : ثنا سعد بن الصلت ، عن عطاء بن عجلان ، عن عبدالله بن ابی مليكة ، عن عائشه رضی اللہ عنہا قالت : ..... النبی صلی اللہ علیہ وسلم .

( العلل المتناهية لابن الجوزی : 2\ 69 ، ح : 919 ، اسناده موضوع )

درج بالا روایت کی سند تین وجوہات کی بنا پر موضوع و من گھڑت ہے، مختصراً وضاحت پیش خدمت ہے۔

نمبر 1:..... عطاء بن عجلان العطار البصری راوی متروک الحدیث، منکرالحدیث اور کذاب ہے اور من گھڑت حدیثیں بیان کرتا تھا، مختصراً وضاحت پیش خدمت ہے۔

( 1 ): امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: عطاء بن عجلان کی حدیث میں کوئی حیثیت نہیں ہے، یہ ثقہ نہیں، کذاب ہے۔ ( تاریخ یحییٰ بن معین : 1\ 306 ، 344 ، 399 ، ت : 1968 ، 2297 ، 2734 )

( 2 ): امام المحدثین امام بخاری فرماتے ہیں: عطاء بن عجلان منکرالحدیث ہے۔

(کتاب الضعفاء للبخاری : صفحه ، 88 ، ت : 287 )

(3، 4، 5): امام عمرو بن علی فرماتے ہیں: عطاء بن عجلان کذاب ہے۔ امام ابو حاتم رازی فرماتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث، سخت منکر الحدیث ہے، امام ابو زرعۃ رازی فرماتے ہیں: وہ ضعیف ہے۔

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 6\ 433، 434، ت: 1851)

(6): امام نسائی فرماتے ہیں: عطاء بن عجلان متروک الحدیث ہے۔

(الضعفاء والمتروکین للنسائی: صفحہ، 301، ت: 480)

(7): امام یعقوب بن سفیان فرماتے ہیں: اس کی حدیث نہ لکھی جائے، اس کی حدیث کوئی حیثیت نہیں ہے۔ (المعرفۃ و التاریخ الفسوی: 2\ 262، و 3\ 159)

(8): امام جوزجانی فرماتے ہیں: عطاء بن عجلان کذاب ہے۔

(احوال الرجال للجوزجانی: صفحہ، 99، ت: 149)

(9): امام ابن حبان فرماتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں جھوٹی حدیثیں بیان کی ہیں، اس کی حدیث لکھنا حلال نہیں ہے، مگر اعتبار کے طور پر۔

(کتاب المجروحین لابن حبان: 2\ 112، 721)

نمبر2:..... سعد بن الصلت راوی مجہول ہے۔ کیونکہ امام ابن ابی حاتم نے اس کا ذکر ''جرح وتعدیل'' کے بغیر کیا ہے۔ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 4\ 58، ت: 377) اور ایسا راوی مجہول ہی ہوتا ہے، جیسا کہ امام ابن ابی حاتم کی وضاحت سے معلوم ہوتا ہے۔ (الجرح و التعدیل لابن ابی حاتم: 1\ 3 24)

نمبر3:..... اسحاق بن ابراہیم بن محمد بن عبداللہ النھشلی کے متعلق امام ابن ابی حاتم کا صدوق کہنا، توثیق نہیں ہے، بلکہ ایسا راوی مجہول ہی ہوتا ہے۔ تفصیل کے لیے پڑھے راقم کی کتاب ''اصول حدیث واصول تخریج: صفحہ، 339'' متساہلین اور متاخرین کی توثیق قابل حجت نہیں ہے۔

اختصار کے پیش نظر ''چھٹی سند'' جو '' شعب الایمان للبیھقی : 3\ 306 ، ح : 3835'' میں سخت ضعیف ہے، اس کی مختصراً وضاحت پیش خدمت ہے۔

: ( 1 ) : اس روایت کی سند میں انقطاع ہے ، کیونکہ علاء بن حارث راوی کی وفات 136 ہجری میں ہوئی ، اس کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات ثابت ہی نہیں ۔ ( التاریخ الکبیر للبخاری : 6\ 291 ، ت : 3161 ، و تھذیب التھذیب لابن حجر : 5\ 163 ، 164 ، ت : 6179 )

: ( 2 ): حسین بن ادریس راوی کی متقدمین محدثین سے توثیق نہیں ملی ، بلکہ امام ابن ابی حاتم کی توجیح سے تو یہ راوی مجروح معلوم ہوتا ہے ۔ ( الجرح و التعدیل لابن ابی حاتم : 3\ 53 ، ت : 206 ) واللہ اعلم بالصواب

( 3 ) : ابو نصر بن قتادہ راوی مجھول ہے ۔ متاخرین و متساہلین کی توثیق قابل حجت نہیں ہے ۔

( 4 ) : امام ابو بکر احمد بن حسین البیھقی رحمہ اللہ نے متساہل ہونے کے باوجود خود ہی اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد وضاحت کر دی ہے ۔ کہ احتمال ہے ، علاء بن حارث راوی نے اس حدیث کو مکحول راوی سے لیا ہو ۔ واللہ اعلم

تحریر : ابو محمد خرم شہزاد بن محمد حسین بن خیر دین آرائیں

☆.....☆.....☆